103847 ـ خاوند اور بیوی کا شہوت پیدا کرنے کے لیے گندی کلام اور ایک دوسرے کو مارنا

سوال

میری عمر اکتیس برس ہے اور میں دو ماہ بعد شادی کر رہا ہوں، اپنی منگیتر کے ساتھ ازدواجی زندگی کے متعلق بات چیت کے دوران انکشاف ہوا کہ وہ چاہتی ہے کہ دوران معاشرت میں اسے جسم کے ہر حصے پر ماروں اور اسے گندی گالیاں دوں اور کہوں کے تم میں رات کی لڑکیوں کی صفات پائی جاتی ہیں، اور اسے ذلیل کروں.
یہ علم میں رہے کہ وہ دس برس سے بیماری کا شکار ہے اور اس میں ابھی تک کوئی بہتری نہیں ہوئی، آپ مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں اور اگر میں اس کے ساتھ وہی سلوک کرتا ہوں جو وہ چاہتی ہے کیا اسے خوش کرنے کے لیے ایسا کرنا شرعا حلال ہو گا یا حرام ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

نکاح کے مقاصد میں سب سے عظیم مقصد یہ ہے کہ آدمی اپنی عفت و عصمت محفوظ کر سکے، اور یہ اسی صورت میں ہو گا جب خاوند اور بیوی آپس میں مباشرت وجماع کریں، اس طرح خاوند اور بیوی کی عفت و عصمت کی تکمیل ہوتی ہے، یعنی نظریں نیچی رہتی ہیںن اور شرمگاہ کی بھی حفاظت ہو جاتی ہے.

بلکہ سارے اعضاء زنا میں پڑنے سے محفوظ رہتے ہیں، جس طرح آنکھ زنا کرتی ہے، اسی طرح کان اور ہاتھ اور پاؤں کا بھی زنا ہے، جیسا کہ حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی بیان فرمایا ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" طبیب حضرات کی رائے ہے کہ جماع صحت کی حفاظت کا ایک سبب ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" جماع کے فوائد میں یہ بھی شامل ہے کہ: یہ نظروں کو نیچا رکھتا ہے، اور نفس کو روکتا ہے، اور حرام سے عفت و عصمت دیتا ہے، اور عورت کو بھی یہی کچھ حاصل ہوتا ہے، اور یہ چیز اسے دنیا و آخرت میں بھی فائدہ دے گی،

اور عورت کو بھی یہی فوائد حاصل ہونگے.

اسی لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا پسند فرماتے اور اس پر عمل کرتے اور فرمایا کرتے تھے:

" مجھے تمہاری دنیا میں سے عورتیں اور خوشبو پسندیدہ بنایا گیا ہے "

دیکھیں: زاد المعاد (4 / 228).

شریعت مطہرہ نے بیوی کے پاس جانے کا کوئی طریقہ متعین نہیں کیا، بلکہ صرف حیض اور نفاس کی حالت میں بیوی سے جماع کرنے اور بیوی کی دبر یعنی پاخانہ والی جگہ استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے.

دوم:

مباشرت و ہم بستری کے وقت خاوند اور بیوی کا ہم کلام ہونا خواہش پوری کرنے اور مشروع کردہ لذت کی تکمیل کا سبب اور ممد و معاون ہے، اور یہ مباح ہے، اور ہو سکتا ہے اس حالت میں ایسا مطالبہ کرنا خاوند و بیوی کا آپس میں محبت و عشق اور پیار کی تعبیر ہو، اور اس طرح ان دونوں میں الفت و محبت زیادہ ہو جائے، اور یہ چیز طرفین کو جماع پر انگیخت کرتی ہے جس کی بنا پر ہر خاوند اور بیوی دونوں کو عفت و عصمت حاصل ہوگی.

جماع و ہم بستری و معاشرت کی ابتدائی اشیاء میں بوس و کنار اور ہم کلام ہونا تو ایك قول کےمطابق " رفث " ہے جو صرف احرام کی حالت میں محرم کے لیے جائز نہیں، اس میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ اس حالت کےعلاوہ باقی حالات میں ایسا کرنا جائز ہوگا.

اور یہ چیز خیر القرون اور اس کے بعد والے ادوار میں بھی ثابت ہے، اور کتب فقہ میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے کہ یہ جماع کے آداب میں شامل ہوتا ہے، اور اس سے خاوند اور بیوی کے مابین الفت و محبت میں اضافہ ہوتا ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

حج کے مہینے مقرر ہیں اس لیے جو شخص ان میں حج لازم کر لے وہ اپنی بیوی سے میل ملاپ کرنے، اور گناہ کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے سے اجتناب کرے البقرة (197).

شیخ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ اس کی تفسیر میں رقمطراز ہیں:

" آیت میں مذکور لفظ " رفث " کے معنی کے متعلق یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دو چیزوں پر مشتمل ہے:

اول:

عورتوں سے جماع و ہم بستری اور اس كے ابتدائی امور كے ساتھ مباشرت كرنا.

دوم:

ان امور كی كلام كرنا، مثلا احرام والا شخص اپنی بیوی سے كہے: اگر ہم اپنے احرام سے حلال ہو جائیں تو ہم ایسے ایسے كریں گے.

عورت سے مباشرت پر رفث كا اطلاق اس كےساتھ جماع كی طرح ہے جیسا كہ اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

تمہارے لیے روزوں كی راتیں اپنی بیویوں كے ساتھ مباشرت كے لیے حلال كر دی گئی ہیں البقرۃ (187).

تو یہاں آیت میں الرفث سے مراد جماع و ہم بستری اور اس كی ابتدائی اشیاء كر كے مباشرت كرنا مراد ہے.

دیكھیں: اضواء البیان (5 / 13).

اس میں كوئی حرج نہیں كہ خاوند اور بیوی ایسی كلام كریں جس سے شہوت میں انگیخت اور ابھار پیدا ہو، چاہے اس كے لیے شرمگاہ كےمعروف نام بھی لینا پڑیں تو اس میں كوئی حرج نہیں، اس كے جواز كی تفصیل ہم سوال نمبر (45597) میں بیان كر چكے ہیں آپ اس كا مطالعہ كریں.

خاوند اور بیوی كے مابین محبت و عشق اور الفت كے كلمات كہنے میں كوئی حرج نہیں، اور اسی طرح اگر ان الفاظ كے ساتھ شہوت میں انگیخت پیدا ہوتی ہو تو خاوند اور بیوی كا آپس میں ایك دوسرے كے سامنے شرمگاہ كے صریح یا عرف عام میں استعمال كردہ الفاظ ذكر كرنے میں بھی كوئی حرج نہیں.

اللہ تعالی جزائے خیر دے امام ابن قتیبۃ رحمہ اللہ كو كہ انہوں نے اس مسئلے پر بھی نظر دوڑائی اور بیان كیا ہے حتی كہ انہوں نے بیان كیا ہے كہ ان اعضاء كو ان كےصریح ناموں سے بیان كرنے میں كوئی گناہ نہیں، بلكہ گناہ اس میں ہے كہ كسی كی عزت داغ دار كرتے ہوئے اس پر بہتان لگایا جائے اور ان الفاظ كو اپنی عادت بنا لیا جائے.

ابن قتیبۃ رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" اور اگر خاوند یا بیوی كے مابین بات چیت كے دوران شرمگاہ كے صریح نام ذكر كیے جائیں یا فحش وصف بیان ہو تو آپ كو خشوع اس پر مت ابھارے كہ آپ اس سے اعراض كرنے لگیں یا چہرہ دوسری طرف پھیر لیں، كیونكہ اعضاء كے نام لینے میں كوئی گناہ نہیں، بلكہ گناہ تو اس میں ہے كہ دوسروں كی عزت سے كھیلتے ہوئے ان پر بہتان بازی كی جائے اور جھوٹی بات كی جائے، اور جھوٹ بولا جائے، اور لوگوں كی چغلی اور غیبت كرتے ہوئے لوگوں كا گوشت كھایا جائے "

دیکھیں: عیون الاخبار (1) مقدمہ صفحہ ل .

اور ایك مقام پر رقمطراز ہیں:

" میں اس کی رخصت نہیں دے رہا کہ آپ ہر حالت میں ایسے کلمات اپنی زبان سے نکالنے کی عادت ہی بنا لیں، اور ہر بات کرتے وقت آپ کی یہ عادت بن جائے، بلکہ میری جانب سے اس کی رخصت اس حالت میں ہے جب تم حکایت بیان کر رہے یا پھر روایت بیان کر رہے ہو اور اسمیں کنایہ استعمال کرنے سے نقصان ہوتا ہو، اور اس کی مٹھاس جاتی رہے "

دیکھیں: عیون الاخبار (1) مقدمة صفحہ م.

کلام کی اباحت اور اجازت صرف خاوند اور بیوی کو جماع کے وقت ہے یہ نہیں ہونا چاہیے کہ یہ کلام سب و شتم اور گالی میں تبدیل ہو کر حرام اور فحش کاری کی تہمت تك جا پہنچے، چاہے وہ اس کلام سے گالی کی حقیقت نہ بھی چاہتا ہو توبھی جائز نہیں.

اگرچہ وہ اس کلام سب و شتم سے کلام کی صراحت کرنا چاہتا ہو تو بھی جائز نہیں، کیونکہ مومن کی عادت نہیں کہ وہ اپنی زبان کو سب و شتم اور بہتان ترازی کا عادی بنائے.

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مومن نہ تو طعن بازی کرنے والا ہوتا ہے اور نہ ہی لعنت کرنے والا، اور نہ ہی فحش گوئی اور گندی کلام کرنے والا "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1977) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور پھر ان افعال میں غلط قسم کے اور بازاری و زانی قسم کے مرد و عورت سےمشابہت ہوتی ہے، اس لیے کسی بھی مسلمان کے شایان شان نہیں کہ وہ اپنے پاکیزہ ازدواجی بستر کو ایسی حالت میں بنا ڈالے جو زنا کے اڈوں اور گرے پڑے بازاری قسم کے مرد و عورت کے ہاں ہوتا ہے، یہ گندے قسم کے لوگ ایسے الفاظ کےزیادہ مستحق اور اہل ہیں نہ کہ ایك عفت و عصمت رکھنے والی پاکباز عورتز

پھر یہ بھی خدشہ ہے کہ اگر خاوند اور بیوی اس طرح کے کلمات کے عادی ہو گئے تو اس کے علاوہ ان کے تعلقات ٹھنڈے ہو جائیں گے، اور ان میں گرمجوشی نہیں بلکہ خشکی آ جائیگی، یا پھر اس طرح کے کلمات کی ادائیگی ان کی عادت بن جائیگی اور وہ جماع کے وقت کے بغیر بھی یہ کلمات ادا کرنے لگیں گے، خاص کر اگر ان میں جھگڑا ہوا یا پھر دل اور نفس میں تبدیلی آ گئی تو وہ یہ غلط قسم کےکلمات ادا کریں گے؛ جس کےنتیجہ میں بہت ساری خرابیاں پیدا ہونگی جو کسی عقل و دانش والے پرمخفی نہیں.

اللہ کے بندے آپ کے سوال سے ہمیں تو جو حقیقی طور پر گھبراہٹ اور فکر ہوئی ہے وہ یہ کہ آپ کا اپنی منگیتر کے ساتھ اس طرح کے امور میں اور پھر اس صراحت کے ساتھ بات چیت کرنا حقیقتا ایك ایسی جرات ہے جس کا نتیجہ اچھا نہیں، اور آپ دونوں اس میں قابل تعریف نہیں بلکہ قابل مذمت ہیں.

آپ نے اپنے آپ کو اپنی منگیتر کےساتھ اس طرح کی کلام کرنے کی اجازت کیسے دی حالانکہ وہ آپ کے لیے ایك اجنبی عورت ہے، اور پھر اس عورت نے بھی اس طرح کی مکمل صراحت کے ساتھ بات چیت کرنے کی اجازت کیسےدی حالانکہ آپ اس کے لیے ایك اجنبی مرد کی حیثیت رکھتے ہیں.

پھر تعجب تو اس پر ہے کہ آپ کو ایسی فرصت کیسے حاصل ہوئی کہ آپ اس طرح خلوت کر کے ایسی کلام کریں جس کا ذکر کرنا بھی مستحیل ہے، کہ ایسی کلام تو آپ کے علاوہ کسی اور کے سامنے اشارہ کنایہ میں بھی نہیں کی جا سکتی.

اس سوال سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ آپ دونوں نے آپس کے تعلقات میں بہت تساہل سے کام لیا ہے، اور اس میں آپ دونوں نے ہی اللہ کی حدود سے تجاوز کا ارتکاب کرتے ہوئے گناہ کیا ہے، اس طرح شیطان نے آپ دونوں کے دلوں میں شہوت کا وہ طوفان بپا کیا جس کےبارہ میں آپ دونوں کا گمان ہے کہ اسے وہ چیز جس کی لوگوں کو عادت ہے وہ ختم نہیں کر پائیگی اور اس آگ کو نہیں ٹھنڈا کر سکےگی، اس لیے تم نے اس کے لیے ایسے طریقے اور ہر عجیب و غریب طریقہ تلاش کرنا شروع کر دیا چاہے وہ شاذ ہی کیوں نہ ہو !!

اس لیے آپ دونوں پر واجب ہے کہ آپ ان مخالفات کی کوئی حد مقرر کرتے ہوئے اللہ سبحانہ و تعالی کے سامنے حدود سے تجاوز کرنے پرتوبہ و استغفار کریں جس کا آپ دونوں مرتکب ہوئے ہیں.

اور آپ دونوں کو یہ علم ہونا چاہیے کہ آپ کے سامنے اب بالکل تھوڑی سی چیز ہی باقی بچی ہے یعنی عقد نکاح اور رخصتی تك کا وقت اس لیے آپ صبر و تحمل سے کام لیں حتی کہ اللہ سبحانہ و تعالی آپ دونوں کو حلال و پاکیزہ چیز اور جسے اللہ پسند فرماتا اور جس سے راضی ہوتا ہے پر جمع فرما دے.

تو پھر اس وقت آپ دونوں کو علم ہو گا کہ عفت و عصمت ہی نہیں بلکہ حلال طریقہ سے حاجت پوری کرنا اس طرح کی اشیاء کی محتاج نہیں ہے.

اور جو کوئی بھی عفت وعصمت اختیار کرنا چاہتا ہے اللہ سبحانہ و تعالی ضرور اسے عفت و عصمت عطا فرماتا ہے "

آپ منگیتر کے ساتھ تعلقات کے بارہ میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے سوال نمبر (2572) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

والله اعلم .